جناب الحاج میاں ڈاکٹر ہدایت الرحمٰن صاحب مکۃ المکرمہ

ایک ملاقات کے خوشگوار تاثرات

جناب الحاج میاں ہدایت الرحمٰن صاحب (مکۃ المکرمہ) راوی ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں درس حدیث سننے کی غرض سے حاضر ہوتے۔

مجھے علم حدیث اور اس کے عظیم تر علمی اصطلاحات اور مباحث تو یاد نہیں رہے البتہ دو باتیں خصوصیت سے اب تک یاد ہیں۔

سنت نبوی کا اہتمام آپ نے فرمایا کہ جب میں اور مولانا عبدالحق صاحب بلوچستان والے دارالعلوم دیوبند میں تحصیل علم حدیث کے لیے داخل ہوئے تو حضورؐ کی سنت پر عمل کے جذبہ اور عادت کے پیش نظر ہم لوگ بہت دور صحرا کو نکل جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے اسباق کا نقصان ہوتا تھا مگر بعد میں اسباق میں حاضری اور دوام کے پیش نظر الحمد للہ کہ خود کو وہیں کے سسٹم کا عادی بنالیا۔

دراصل اپنے اساتذہ کی تربیت اور دل و دماغ میں سنت نبویؐ کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر ترک صحرا طبعًا شاق تھا مگر اسباق میں حاضری اور تحصیل علم کی ضرورت کے پیش نظر خود کو وہیں کے نظام کا عادی بنانا پڑا۔

زمانۂ طالب علمی کی ایک نشانی دوسرا واقعہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے یہ بیان فرمایا کہ میں چارسدہ میں جب طالب علم تھا تو طلبہ کے لیے گھر گھر سے روٹی لایا کرتا تھا کہ ایک روز اتفاق سے بارش کی وجہ سے گر گیا اور میرا ہاتھ نکل گیا

اللہ کی مرضی تھی تو کیا کر سکتا بس خدا سے دعائیں کیا کرتا تھا اللہ کریم نے طالب علمی کی برکت سے میرا ہاتھ پھر سے جوڑ دیا مگر تاہنوز اس میں ضعف موجود رہا۔ بہرحال یہ طالب علمی کی ایک نشانی ہے جو مجھے بے حد پسندیدہ ہے۔

حرمین شریفین کا احترام ایک مرتبہ حاضری کے موقع پر جب حضرت شیخ مہمانوں سے فارغ ہوتے اور گھر جانے لگے تو فرمایا کہ ہدایت الرحمٰن کو بلاؤ پھر مجھے بلایا اور میری پیشانی کو بوسہ دیتے ہوتے ارشاد فرمایا کہ اپنی پیشانی قریب کرلو کہ میں اسے بوسہ دے دوں کہ اس نے حرمین شریفین دیکھا ہے اور یہ جبین حرمین شریفین کی مقدس زمین پر سجدہ ریز رہی ہے۔

گورنر کے نام مکتوب

ایک اہم کام کے سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث نے ایک مکتوب صوبہ سرحد کے گورنر فدا محمد خان کے نام دستی دے دیا، جو خالص جائز اور شرعی اور خدمت خلق سے متعلق کام تھا۔

میں اور جناب حاجی حبیب الرحمٰن صاحب ایک وفد کی صورت میں وہ خط لے کر گورنر صاحب کے پاس حاضر ہوتے تو انہوں نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو فون کیا کہ یہ کام بہرصورت کرنا ہے، اور میں تحریری حکم بھیج رہا ہوں'۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بظاہر کام کے حق میں نہیں تھے تب "گورنر کے الفاظ تھے کہ مجھے یہ ایسی شخصیت کا خط آیا ہے اگر میرا منصب بھی ختم ہو جاتے تب بھی یہ کام بہرصورت کرانا ہے"۔

پھر میں اس کام کے سلسلہ میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے ملا۔ تو اس نے کہا کہ تم لوگ فدا محمد خان کی گورنری اور اس کا منصب و عزت تاراج کرنا چاہتے ہو میں سمجھ گیا تو میں نے عرض کیا کہ مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ کو جانتے ہو؟ تو اس نے کہا یقینًا جانتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یہ بات اور صلح کا معاملہ انہوں نے گورنر صاحب کے حوالے کیا ہے۔

تب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے کہا اب میرا بھی یہ فرض ہے کہ ایسی شخصیت کو بلحوظ رکھ کر آج ۱۲ بجے سے قبل تعمیل فائل مکمل ہو کر گورنر کے میز پر پہنچ جاتے گی۔ پھر یقینًا اسی طرح ہوا کہ ۱۲ بجے ہوتے تھے کہ معاملہ حل ہو گیا۔